اصول تجوید پر آسان مختصر اور تمام ضروریات پر مشتمل ایک جامع کتاب
خلاصۃ التجوید
www.KitaboSunnat.com
ترتیب و پیشکش
اظہار احمد تھانوی
قراءت اکیڈمی
لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں
اصول تجوید پر آسان مختصر اور تمام ضروریات پر مشتمل ایک جامع کتاب
1938ء
خلاصۃ التجوید
ترتیب و پیشکش
اظہار احمد تھانوی
www.KitaboSunnat.com
قراءت اکیڈمی
لاہور

گذارش

خلاصۃ التجوید میں دو امر پیش نظر ہیں، عبارت سلیس اور آسان ہو، اصطلاحات کی تعریف مختصر لفظوں میں جامع و مانع ہو، اس مقصد میں مجھے کہاں تک کامیابی ہوئی ہے اس کا فیصلہ محقق اساتذۂ فن پر چھوڑتا ہوں۔

جائے استاد خالیست، کے مطابق اصطلاحات کی تشریح کرنا، اور عبارت کا مفہوم طلبہ کے ذہنوں کے قریب لانا، استاد کی یہ ذمہ داری بہرحال اس کتاب کے پڑھاتے ہوئے بھی اپنی جگہ باقی رہے گی۔ البتہ مختصر ہونے کی وجہ سے طلبہ کو اس کا یاد کرلینا آسان ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

ہمارے مدارس میں اس وقت تجوید کی جو کتابیں بطور نصاب کے پڑھائی جارہی ہیں وہ اپنی جگہ نہایت مناسب مقام رکھتی ہیں، البتہ خلاصۃ التجوید کو اگر بطور امدادی کتاب کے طلبہ، اپنے مطالعہ میں رکھیں گے تو ان کی استعداد کو نکھارنے میں یہ کتاب بہترین دوست ثابت ہوگی سکولوں میں بڑی کلاسوں میں زیر تعلیم بچوں کو اگر یہ کتاب پڑھائی جائے تو میرے خیال میں بڑی مفید ثابت ہوگی۔

اساتذہ سے یہ درخواست ضروری سمجھتا ہوں کہ جو سبق پڑھائیں، قرآن شریف میں اس کا اجراء خوب کرائیں، تجربہ سے یہ بات سمجھ میں آئی ہے کہ قواعد کو سمجھنے اور یاد ہو جانے میں اجراء یعنی زبانی سوالات و جوابات کا سلسلہ بہت مفید ہے۔

اظہار احمد تھانوی

ماہ محرم ۱۳۹۸ھ — صدر شعبۂ تجوید و قراءت — مدرسہ تجوید القرآن
موتی بازار لاہور

تجوید وقراءت کی عمدہ کتابیں

- جمال القرآن مکمل :- کتابت، طباعت دیدہ زیب، سرورق انتہائی خوش نما، کاغذ نہایت عمدہ جا بجا خود جناب مصنف، حضرت مولانا قاری اشرف علی صاحب تھانوی کے قلم سے نکلے ہوئے حواشی کے علاوہ تسہیل وتشریح میں قاری اظہار احمد تھانوی کے حواشی سے مزین۔
- تیسیر التجوید تالیف ماہر فن حضرت مولانا قاری عبدالخالق صاحب سہارنپوری ۔ تجوید کے مسائل میں جامع اور مستند کتاب۔ حاشیہ میں قاری اظہار احمد تھانوی کے قلم سے عمدہ تشریحات،
- فوائد مکیہ مع حاشیہ بے نظیر تعلیقات مالکیہ، حضرت قاری عبدالمالک صاحب رح کے نہایت علمی اور پر مغز حواشی سے مزین، آخر میں چند نہایت علمی مباحث کا اضافہ
- مقدمۃ الجزری معہ تحفۃ الاطفال - آخر میں ترتیب وار اشعار کا ترجمہ۔

مترجم قاری اظہار احمد تھانوی ۔خوشنما لکھائی وچھپائی

- شرح مقدمۃ الجزری اُردو، الجواھر النقیہ، مبسوط شرح بلکہ مکمل فنی معلومات کا خزانہ، قابل دید ہے، ضخامت ۳۰۴ صفحات، از قاری اظہار احمد تھانوی ۔
- شرح شاطبیہ اردو، غیر ضروری طوالت سے خالی، آسان اور عام فہم اُردو میں اشعار کی تشریح، طلبا کے لئے نہایت مفید، از قاری اظہار احمد تھانوی زیر طبع
- شاطبیہ، بحواشی عربیہ۔خوشنما دیدہ زیب، ہر شعر کی آسان عربی میں تشریح، محشی حضرت قاری عبدالمالک صاحب وحضرت قاری محمد صدیق صاحب اساتذۂ مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ

ملنے کا پتہ

مدرسہ تجوید القرآن ـ موتی بازار ـ لاہور
(پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا سبق

ابتدائی باتیں

س ۔ علمِ تجوید سے کیا مراد ہے ؟

ج ۔ تمام عربی حرفوں کو اُن کے مخارج اور صفاتِ لازمہ و عارضہ کے ساتھ ادا کرنا۔

س ۔ مخارج کا کیا مطلب ہے ؟

ج ۔ مخارج ، مخرج کی جمع ہے ، یعنی نکلنے کی جگہ ۔

س ۔ مخارج کے کتنے مواقع ہیں ؟

ج ۔ تینؔ ، حلقؔ ، زبانؔ ، ہونٹؔ

س ۔ صفات سے کیا مراد ہے

ج ۔ عربی میں جن کیفیتوں کے ساتھ حرفوں کو بولا جائے ان کیفیتوں کو صفات کہتے ہیں ، صفات ، صِفَتٌ کی جمع ہے ۔

نوٹ ۔ لازمہ و عارضہ کی تعریفیں آگے آئیں گی ۔

دوسرا سبق

عربی حروف

س :- عربی زبان میں کتنے حروف ہیں

ج :- کل انتیس ۲۹ - جو مخارج کی ترتیب کے مطابق اس طرح ہیں -

الف ، ء ، ہ ، ع ، ح ، غ ، خ ، ق ،
ك ، ج ، ش ، ی ، ض ، ل ، ن ، ر
ط ، د ، ت ، ظ ، ذ ، ث ، ص ، ز ، س
ف ، و ، ب ، م

تیسرا سبق

تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا ضروری ہے

(خدا کو یہ ہی پسند ہے کہ قرآن جس طرح اترا، اسی طرح پڑھا جائے)

س :- قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا کیوں ضروری ہے ؟

ج :- ہر زبان کو جب ہی صحیح بولنا کہا جائے گا جب وہ اہلِ زبان کے طریقے کے مطابق ہو۔ قرآن مجید عربی میں ہے، اس لیے عربوں کے طریقہ پر پڑھا جانا ضروری ہے، اگر اُن کے طریقہ سے حروف ادا نہ ہوئے تو قرآن کی عربیّت باقی نہ رہے گی۔

یا اللہ تعالیٰ کی مراد کے خلاف مطلب پیدا ہوجائے گا مثلاً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط (کہو وہ اللہ ایک ہے) کی جگہ كُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o (کھاؤ وہ اللہ ایک ہے)

اس طرح قَلْبٌ (دل) كَلْبٌ (کتا) نَصْرٌ (مدد) نَسْرٌ (گدھ) خَلَقَ (پیدا کیا) حَلَقَ (سر مونڈا)

س :- تجوید کی ضرورت کو قرآن سے ثابت کریں۔

ج :- فرمایا گیا ہے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا o یعنی قرآن کو صاف صاف پڑھو۔ صاف پڑھنا یہی ہے کہ ہر حرف مخرج و صفت سے ادا ہو، ورنہ آواز ہرگز صاف نہ کہلائے گی، بلکہ غیر عربی ہو گی۔

س :- حدیث سے ثابت کریں !

ج :- حدیث میں ہے، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ ان يّقرا القراٰن كما انزل

چوتھا سبق

غلط پڑھنے کا حکم

س :- تجوید کے خلاف قرآن پڑھنا کیسا ہے ؟

ج :- موٹی اور نمایاں غلطی کو لحنِ جلی اور معمولی غلطی کو لحنِ خفی کہتے ہیں۔ لحنِ جلی حرام ہے اور لحنِ خفی مکروہ۔

س :- لحنِ جلی کیا ہے ؟

ج :- لحنِ جلی چار طرح کی غلطیاں کہلاتی ہیں

(۱) ایک حرف کا دوسرے سے بدل جانا مثلاً اَلْحَمْدُ، اَلْهَمْدُ پڑھنا

(۲) کسی حرف کا بڑھانا مثلاً بِسْمِ اللّٰهِ کو بِیْسْمِ اللّٰهِ پڑھنا۔

(۳) کوئی حرف کم کردینا مثلاً لَمْ یُوْلَدْ کو لَمْ یُلَدْ پڑھنا

(۴) حرکات و سکنات میں کوئی سی بھی غلطی، جیسے اَلْحَمْدُ، اَلْحَمَدَ پڑھنا۔

س :- لحنِ خفی کیا ہوتی ہے

ج :- صفاتِ عارضہ کی غلطی کو لحنِ خفی کہتے ہیں مثلاً رَبَّنَا میں راء باریک پڑھی۔

پانچواں سبق

تلاوت کس طرح شروع ہوتی ہے؟

س :- ابتدا کی صورتیں بیان کریں؟

ج :- ابتدا کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) ابتداءِ تلاوت ابتداءِ سورت (یعنی کسی سورت سے پڑھنا شروع کرے)

(۲) ابتداءِ تلاوت درمیان سورت (یعنی کسی سورت کے درمیان سے پڑھنا شروع کرے)

(۳) ابتداءِ سورت درمیان تلاوت (تلاوت کرتے کرتے کوئی سورت شروع کرے)

س :- ان تین صورتوں کا حکم بیان کریں۔

ج :- اوّل میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ دونوں کا پڑھنا ضروری ہے!!

دوسری صورت میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھی جائے، بِسْمِ اللّٰهِ پڑھے چاہے نہ پڑھے۔

تیسری صورت میں، صرف بِسْمِ اللّٰهِ پڑھے۔

نوٹ :- لیکن سورۃ بَرَاءَۃٌ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ بالکل نہ پڑھے۔

چھٹا سبق

مخارج سے پہلے کچھ ضروری باتیں

س :- متحرک کسے کہتے ہیں ؟

ج :- زبر یا زیر یا پیش والے حرف کو متحرک کہتے ہیں

س :- ساکن کا کیا مطلب ہے ؟

ج :- حرف پر کوئی حرکت نہ بولی جائے تو وہ ساکن ہے ۔

س :- جَوفِ دہن کیا ہوتا ہے ؟

ج :- گلے ، مُنہ اور ہونٹوں کے خالی حصّہ کو جَوفِ دہن کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ زور سے خالی آواز نکالی جائے اس طرح کہ آواز گلے یا زبان یا ہونٹوں کے کسی خاص حصّہ پر نہ ٹھہرے بلکہ سینہ کی طرف سے شروع ہو کر ہونٹوں سے باہر نکل جائے۔ سینہ سے ہونٹوں تک اس کھُلے حصّہ کو جَوفِ دہن (منہ کا خالی حصّہ) کہا جاتا ہے۔

س :- داڑھوں اور دانتوں کے نام بتلائیں ؟

ج :- کل چھ نام ہیں۔ تین دانتوں کے ، اور تین داڑھوں کے ۔

دانتوں کے نام ثنایا ، رَباعی ، اَنیاب

داڑھوں کے نام ضواحک ، طواحن ، نواجذ

س :- دانتوں کے ناموں کی تفصیل

ج :- دانت کل بارہ ہوتے ہیں جن کے نام یہ ہیں

بالکل سامنے اوپر نیچے چار دانت ثنایا ، اوپر کے دو ثنایا عُلیا ، نیچے کے ثنایا سفلیٰ ثنایا کے برابر والے ، اوپر نیچے دونوں جانب کے چار دانت رَباعی ہیں۔ رَباعی کے

ساتھ والے اوپر نیچے دونوں جانب نوکدار چار دانت انیاب ہیں۔

س :- داڑھوں کے نام بتلائیں

ج :- داڑھیں کل ۲۰ ہوتی ہیں، نام صرف تین ہیں۔ اس طرح کہ انیاب کے ساتھ والی اوپر نیچے دونوں جانب چار داڑھیں ضواحک ہیں، ان کے ساتھ والی تین تین داڑھیں اوپر نیچے منہ کے دونوں جانب کل بارہ ۱۲ داڑھیں طواحن ہیں۔ طواحن کے ساتھ والی اوپر نیچے دونوں جانب بالکل آخری چار داڑھیں نواجذ ہیں۔ داڑھوں کا نام اضراس ہے۔ ضرس کی جمع۔

نوٹ :- ضواحک ہنسنے والی یعنی جو ہنسی میں نظر آتی ہیں۔ طواحن پیسنے والی ہیں، یعنی کھاتے ہوئے چیزوں کو پیستی ہیں۔

نوٹ :- حرفوں کے ادا کرنے میں صرف اوپر کے داڑھ اور دانت ہی کام آتے ہیں، نیچے کے دانتوں اور داڑھوں کا حرفوں کی ادا سے کوئی تعلق نہیں، ہاں سامنے والے نیچے کے دو دانت کچھ حرفوں کے مخرج میں کام آتے آتے ہیں۔

س :- حافہ کیا ہے؟

ج :- زبان کا وہ دائیں بائیں اندرونی کنارہ جو گالوں میں چھپا ہوتا ہے اور داڑھوں سے لگتا ہے۔

س :- خیشوم کیا ہے

ج :- ناک کا اوپر والا اندرونی حصہ

س :- ادنیٰ حافہ کیا ہے؟

ج :- حافہ کا وہ اگلا حصہ جو ضواحک سے لگے۔

س :- طرف لسان کیا ہے؟

ج :- (حَافَہ کے سوا) زبان کے سامنے والا وہ گول کنارا جو بارہ دانتوں سے لگے۔

س :- راسِ لسان کیا ہے ؟

ج :- سامنے والی زبان کی نوک جو ثنایا سے لگے۔

س :- لَہَات کیا ہے ؟

ج :- حلق کی طرف تالو کے آخر میں نرم حصّہ۔

س :- اطباقِ شفتین سے کیا مراد ہے ؟

ج :- دونوں ہونٹوں کا بند کرنا۔

س :- اِنضمامِ شفتین ؟

ج :- دونوں ہونٹوں کا گول ہونا۔

س :- اقصی حلق کیا ہے

ج :- سینہ سے ملا ہوا گلے کا آخری حصّہ۔

س :- وسط حلق ؟

ج :- گلے کا درمیانی حصّہ۔

س :- ادنیٰ حلق ؟

ج :- منہ کی طرف گلے کا اوپر والا حصّہ

ساتواں سبق

مخارج

س :- مخرج کیا ہے ؟

ج :- حلق ، زبان یا ہونٹوں میں جس جگہ سے حرف کی آواز پیدا ہو۔

س :- مخرج کتنے ہیں ؟

ج :- انتیس حرفوں کے سترہ مخرج ہیں۔

س :- سترہ مخارج کی تفصیل کیا ہے ؟

ج :- پہلا مخرج۔ جوفِ دہن' اس سے واوِ مدّہ ، یاءِ مدّہ اور الف نکلتے ہیں۔

دوسرا مخرج۔ اقصیٰ حلق ، اس سے ء اور ہ نکلتے ہیں۔

تیسرا مخرج۔ وسطِ حلق ، اس سے ع ، ح نکلتے ہیں

چوتھا مخرج۔ ادنیٰ حلق ، اس سے غ ، خ نکلتے ہیں۔

پانچواں مخرج۔ زبان کی جڑ اور لہات ، اس سے قاف نکلتا ہے۔

چھٹا مخرج۔ قاف کے مخرج سے ذرا نیچے ، زبان کی جڑ اور لہات' اس سے کاف نکلتا ہے۔

ساتواں مخرج۔ زبان کا بیچ اور سامنے والا تالو ، اِس سے جیم ، شین ، یاءِ متحرک اور یاءِ لین نکلتے ہیں۔

آٹھواں مخرج۔ زبان کا حافہ اور اوپر والی پانچ ڈاڑھیں ، اِس سے ضٓ نکلتا ہے۔

نواں مخرج۔ ادنیٰ حافہ مع طرفِ لسان اور اوپر والے دانتوں اور ضواحک کے مسوڑھے، اِس سے لام نکلتا ہے۔

دسواں مخرج۔ طرفِ لسان اور دانتوں کے مسوڑھے، اس سے نون نکلتا ہے۔

گیارھواں مخرج۔ طرفِ لسان کی پشت اور دانتوں کے مسوڑھے اس سے را نکلتی ہے۔

بارھواں مخرج۔ زبان کی نوک اور ثنایا عُلیا کی جڑ۔ اس سے طاء، دال اور تاء نکلتے ہیں۔

تیرھواں مخرج۔ زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارا۔ اِس سے ظاء، ذال، ثاء نکلتے ہیں۔

چودھواں مخرج۔ زبان کی نوک اور ثنایا سُفلیٰ کا کنارا مع اتّصال ثنایا عُلیا اِس سے صاد، زا، سین نکلتے ہیں۔

پندرھواں مخرج۔ ثنایا عُلیا کا کنارا اور نچلے ہونٹ کا اندرونی حصّہ، اِس سے فاء نکلتا ہے۔

سولھواں مخرج، دونوں ہونٹ، اس سے واوٌ متحرک ولین اور باء میم نکلتے ہیں۔ (باء، میم اطباقِ شفتین سے اور واوٗ انضمامِ شفتین سے)

سترھواں مخرج۔ خیشوم، اِس سے غُنّہ نکلتا ہے۔

آٹھواں سبق

واو، یا، الف اور ہمزہ کی صورتیں

س :- حروفِ مدّہ کی تشریح کریں۔

ج :- حروفِ مدّہ تین ہیں الف، واؤ، یاء۔ الف ہمیشہ مدّہ ہوتا ہے، واؤ جب ساکن اور اس سے پہلے پیش ہو جیسے اَعُوْذُ، یاء جب ساکن اور اس سے پہلے زیر ہو جیسے دِیْن۔

س :- واوِ لین کیا ہوتی ہے؟

ج :- واؤ ساکن اس سے پہلے زبر جیسے یَوْم

س :- واوِ متحرک کیا ہے؟

ج :- زبر یا زیر یا پیش والا واؤ جیسے وَمَا، یہ دونوں واؤ سولھویں مخرج سے نکلتی ہیں۔

س :- یاءِ لین کیا ہے؟

ج :- یاء ساکن اس سے پہلے زبر جیسے غَیْرُ

س :- یاءِ متحرک کیا ہے؟

ج :- زبر یا زیر یا پیش والی یاء جیسے مَرْیَمَ یہ دونوں یاء ساتویں مخرج سے نکلتی ہیں۔

س :- الف اور ہمزہ میں کیا فرق ہے؟

ج :- الف نرمی سے اور ہمزہ جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے اس لیے اَ اِ اُ اور مَأْکُوْل میں ہمزہ ہے اور کَانَ میں الف ہے۔

نوٹ :- الف ہمیشہ ساکن اس سے پہلے زبر ہوتا ہے اور درمیان یا آخر میں آتا ہے۔ شروع میں نہیں

نواں سبق

مخرجوں کے مطابق حرفوں کے نام

س :- حرفوں کے ناموں کی تفصیل بتلائیں

ج :- پہلے مخرج والے تین حروف واوٗ ، الف ، یا ، حُروفِ مَدّہ

مخرج نمبر ۲، ۳، ۴ والے چھ حروف ء ، ہ ، ع ح ، غ خ حروفِ حلقیّہ

مخرج نمبر ۵، ۶ والے دو حرف (ق ، ک) حرُوفِ لہاتیّہ

مخرج نمبر ۷ والے تین حروف ج ، ش ، ی ، حُروفِ شجریّہ

مخرج نمبر ۸ والا ایک حرف ض حافیّہ

مخرج نمبر ۹ ، ۱۰ ، ۱۱ والے تین حروف ل ، ن ، ر طَرَفیّہ

مخرج نمبر ۱۲ والے تین حروف ط ، د ، ت نِطعیّہ

مخرج نمبر ۱۳ والے تین حروف ظ ، ذ ، ث لِثویّہ

مخرج نمبر ۱۴ والے تین حروف ص ، ز ، س صفیریّہ

مخرج نمبر ۱۵ ، ۱۶ والے چار حروف ف ، واوٗ ، ب ، م شفویّہ

غُنّہ والے دو حرف ن ، میم حُروفِ غُنّہ

دسواں سبق

صفات

س :۔ صِفَتْ سے کیا مراد ہے ؟

ج :۔ حرف کو مخرج سے ادا کرتے وقت پائی جانے والی کیفیّت کو صِفَتْ کہتے ہیں۔ صِفَتْ کی جمع صِفَات ہے۔

س : صِفَتْ کی قسمیں کتنی ہیں ؟

ج :۔ پہلے صِفَتْ کی دو قسمیں ہیں، صِفَتِ لازمہ صِفَتِ عارضہ۔

س :۔ صفتِ لازمہ کیا ہوتی ہے ؟

ج :۔ صِفَتِ لازمہ وہ کیفیت ہے جو حرف میں ہمیشہ پائی جائے، اگر وہ ادا نہ ہو تو حرف، حرف نہ رہے یا ناقص ادا ہو۔

س :۔ صِفَتِ عارضہ کیا ہوتی ہے ؟

ج :۔ صِفَتِ عارضہ حرف کی وہ کیفیت جو اُس میں کبھی ہو اور کبھی نہ ہو، اور اگر ادا نہ ہو تو حرف وہی رہے، مگر حرف کی خوبصورتی نہ رہے جیسے را موٹی پڑھنے کی جگہ باریک پڑھی جائے۔

نوٹ۔ صِفَات عارضہ کا بیان، صفاتِ لازمہ کے بعد آئے گا۔

گیارھواں سبق

صفاتِ لازمہ کی تشریح

س :- صِفَاتِ لازمہ کی کتنی قسمیں ہیں ؟

ج :- صِفَاتِ لازمہ کی پہلے دو قسمیں ہیں، صِفَاتِ لازمہ متضادہ، صِفَاتِ لازمہ غیر متضادہ ۔

س :- صِفَاتِ لازمہ متضادہ سے کیا مراد ہے ؟

ج :- یعنی حرف میں پائی جانے والی لازمی کیفیتیں جو اپنے مطلب میں ایک دوسرے کی مقابل ہوں ۔

س :- مقابل ہونے سے کیا مراد ہے ؟

ج :- مقابل ہونے کا یہ مطلب ہے کہ نہ تو کوئی حرف اُن سے خالی ہو اور نہ کسی حرف میں وہ دو مقابل صفتیں جمع ہوتی ہوں، دونوں میں سے ایک صفت کا ہر حرف میں پایا جانا ضروری بھی ہو مگر ایک حرف میں وہ دونوں جمع بھی نہ ہوتی ہوں ۔ مثلاً سخت اور نرم ہونا یہ صفتیں ایک دوسرے کی ضد ہیں ۲۹ انتیس حرفوں میں سے کوئی حرف ان دو صفتوں سے خالی نہیں ہو سکتا، یعنی ایسا نہ ہو گا کہ کوئی حرف نہ سخت ہو نہ نرم، بلکہ کوئی ایک صِفَت ضرور ہو گی ۔ ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ دونوں کسی ایک حرف میں جمع بھی نہ ہو سکیں گی ۔ کیونکہ جمع ہونے کا یہ مطلب ہو گا کہ وہ حرف سخت بھی ہے اور نرم بھی ۔ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا ۔

س :- صفاتِ لازمہ غیر متضادہ سے کیا مراد ہے ؟

ج :- حرفوں کی وہ لازمی اور ضروری صفتیں کہ پائی جائیں تو ضروری ہیں مگر اپنے مطلب میں وہ ایک دوسری سے بالکل جُدا جُدا ہیں، ضدّیت اور تقابل اُن میں نہیں ہوتا ۔

بارھواں سبق

صفاتِ لازمہ متضادہ کا سادہ مفہوم

س :۔ صفاتِ لازمہ متضادہ کتنی ہیں ؟

ج :۔ صفاتِ لازمہ متضادہ دس ہیں۔

س :۔ ان صفاتِ متضادہ کا مختصر مفہوم کیا ہے ؟

ج :۔ یہ پانچ کیفیتیں ہیں جن میں تقابل سے یہ دس قسمیں بنتی ہیں۔

(۱) آواز اونچی نیچی (۲) آواز میں سختی نرمی (۳) موٹا باریک ہونا (۴) منہ بھر کر یا کھل کر نکلنا (۵) آواز پھیلنے یا جمنے والی ہونا۔

تیرھواں سبق

صفات لازمہ متضادہ کی تعریف

س :- دس صفاتِ لازمہ متضادہ کے اصطلاحی نام اور تعریفیں بتلائیں ؟

ج :- (۱) ہَمس، حرف کی آواز ایسی کمزور ہو کہ اُس میں پستی پائی جائے۔ ایسے حرف دس ہیں، جو اِس جملہ میں جمع ہیں فحثه شخص سکت
ف ح ث ہ ش خ ص س ک ت

(۲) اس کی ضد جَہر ہے یعنی حرف کی آواز ایسی قوّت سے نکلے کہ اس میں بلندی ہو، باقی اُنیس حرف مجہورہ ہیں۔

---

(۳) شدّت، حرف کی آواز میں ایسی سختی ہو کہ سکون کی حالت میں آواز بند ہو جائے۔ ایسے حروف آٹھ ہیں، جو اس جملہ میں پائے جاتے ہیں۔ أَجِدُكَ قَطَبْتَ
ء ج د ك
ق ط ب ت

(۴) رِخوت (شدّت کی ضد) حرف کی آواز میں ایسی نرمی ہو کہ سکون کی حالت میں اس کی آواز جاری رہ سکے۔ پانچ حروف لِنْ عُمَرُ اور آٹھ حروف اَجِدُكَ قَطَبْتَ کے علاوہ باقی سولہ حروف رِخوہ ہیں۔

(۵) توسُّط، شدّت اور رِخوت کے درمیان درمیان ہونا، یہ پانچ حروف ہیں جو لِنْ عُمَرُ میں جمع ہیں
ل ن ع م ر

---

(۵) اِستعلاء، حرف ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر تالو کی طرف اٹھے یہ

حروف مُستعلیہ سات ہیں خُصَّ ضَغطٍ قِظْ
خ ص ض غ ط ق ظ

نوٹ :۔ اس صفت کی وجہ سے حرف کی آواز موٹی ہوجاتی ہے۔

(٦) اِستفال، حرف ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر نہ اٹھے۔ مستعلیہ کے سوا سب حروف مستفلہ ہیں۔

(٧) اِطباق، درمیان زبان تالو کو ڈھانپ دے، یعنی آواز مُنہ بھر کر نکلے یہ چار حروف ہیں، ص ض ط ظ۔

(٨) انفتاح، درمیان زبان اور تالو کھلا رہے یعنی آواز کھُل کر نکلے۔

نوٹ۔ اطباق کی وجہ سے حرف خوب موٹا ہوکر نکلتا ہے، موٹائی کو تفخیم اور باریکی کو ترقیق کہتے ہیں۔

---

(٩) اذلاق حرف کا پھسلتے ہوئے جلدی سے ادا ہوجانا، یہ حروف چھ ہیں فَرَّ مِنْ لُبٍّ۔
ف ر م ن ل ب

(١٠) اصمات، حرف کا ٹھہراؤ اور جماؤ سے نکلنا، مذلقہ کے سوا تمام حروف میں اصمات ہوتی ہے۔

چودھواں سبق

صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

س :۔ صفاتِ لازمہ غیر متضادہ کی قسمیں بیان کریں

ج (۱) قَلقَلہ ، ساکن ہونے کی حالت میں آواز کا ہلنا

یہ پانچ حروف ہیں ، قُطْبُ جَدٍّ ۔

(۲) تَفَشّی ، مُنہ میں آواز پھیلنا ، یہ صفت صرف شین

میں ہوتی ہے۔

(۳) استطالت ، زبان کو دراز کرکے حافہ کو اُوپر کی

داڑھوں پہ لگانا۔ یہ صِفَت صرف ضاد میں ہوتی ہے۔

(۴) صفیر ، حرفوں میں سیٹی کی سی آواز نکلنا ، ص ،

ز ، س ، تین حرفوں میں یہ صِفَت ہوتی ہے ۔

(۵) لِین ، واوِ لین اور یاءِ لین کو ایسی نرمی سے ادا

کرنا کہ آواز بند نہ ہو۔

(۶) انحراف ، یہ صِفَت لام اور راء میں ہوتی ہے ،

یعنی لام و راء میں سے ہر ایک اپنی ادائیگی میں ایک

دوسرے کے مخرج کی طرف کو گھومتا ہے ۔

(۷) تکریر ، راء ادا کرتے وقت کنارۂ زبان میں کپکپی

ہونا !!

فوائد

س :- صفات کا کیا فائدہ ہے ؟

ج :- صفات، حرفوں کی آوازوں کو واضح اور صاف کرتی ہیں جن حرفوں کے ایک ہی مخرج ہیں، مثلاً حروفِ شجریہ، نطعیہ، لثویہ، صفیریہ وغیرہ، ان حرفوں کا آپس میں فرق مخرج سے نہیں بلکہ صفات سے ہوتا ہے، مثلاً طا اور تا کا مخرج ایک ہی ہے، طا کو تا سے جدا کرنے والی وہ صفات سمجھی جائیں گی جو طا میں ہوں اور تا میں نہ ہوں یعنی جہر، استعلاء، اطباق، قلقلہ، طا کی وہ مخصوص صفتیں ہیں جو صرف طا میں ہیں تا میں نہیں۔ اسی طرح تا کی مخصوص صفات ہمس، استفال، انفتاح تا کو طا کی آواز سے جدا کرنے والی سمجھی جائیں گی، ان صفات کو ممیّزہ کہا جاتا ہے۔

س :- صفاتِ ممیّزہ کی کیا تعریف ہے ؟

ج :- وہ صفاتِ لازمہ جو ایک مخرج کے حرفوں میں فرق کرتی ہوں۔

س :- صفات میں قوی اور ضعیف کون سی ہیں ؟

ج :- مذکورہ سترّہ صفات میں سے ہمس، رِخوت، استفال، انفتاح اذلاق اور لِین ضعیف ہیں، باقی تمام قوی ہیں۔

س :- حرفوں میں قوی اور ضعیف کون سے ہیں ؟

ج :- اِس کا مدار اُن صفات پر ہے جو اس حرف میں پائی جاتی ہوں، غور کرنے سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ حروف پانچ قسم کے ہیں :-

(۱) اَقْوٰی ، ایسا حرف جس میں تمام صفات قوی ہی ہوں یا اکثر قوی ہوں صرف ایک ضعیف ہو مثلاً ط ، ق !

(۲) اَضْعَف ، وہ حرف جس میں تمام صفات ضعیف ہی ہوں مثلاً فاء یا ایک قوی ہو باقی تمام ضعیف ہوں مثلاً ھ !

(۳) قوی ، جس حرف میں زیادہ صفات قوی ہوں ضعیف کم ہوں جیسے جیم !

(۴) ضعیف جس حرف میں زیادہ صفات ضعیف ہوں قوی کم ہوں، مثلاً خاء !

(۵) متوسّط ، جس میں دونوں قسم کی صفات ایک جیسی ہوں مثلاً ب !

پندرھواں سبق
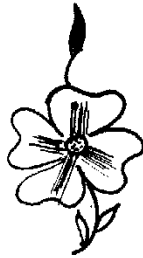
صفاتِ عارضہ

1938 8 امر

س :- صفاتِ عارضہ کی تعریف اور اس کے مباحث پر روشنی ڈالیں۔

ج :- صفات، صفت کی جمع ہے بمعنی کیفیت، عارضہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ حرف میں یہ کیفیت کسی سبب سے پیدا ہوتی ہے اور یہ سبب عارضی ہوتا ہے، کبھی ہے اور کبھی نہیں تو خود یہ صفت بھی عارضی ہوتی ہے، صفاتِ عارضہ والے حروف یا مباحث یہ ہیں۔

- لامِ اللہ
- را
- الف
- نون ساکنہ وتنوین اور نون مشدّد
- میم ساکنہ ومشدّد
- ہمزہ
- لامِ اَلْ
- ادغام و اظہار
- حروفِ مدّ ولین
- اجتماعِ ساکنین
- ہاءِ ضمیر

سولھواں سبق

اللہ کا لام

س :- اللہ کا لام پڑھنے کا کیا قاعدہ ہے ؟

ج :- اَللّٰہُ یا اَللّٰھُمَّ کے لام سے پہلے اگر زبر، یا پیش ہو یا الف ہو تو اُس لام کو خوب موٹا پڑھنا چاہیے جیسے هُوَاللّٰهُ ۔ رَفَعَهُ اللّٰهُ ۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ ۔ قَالُوا اللّٰهُمَّ اور آللّٰهُ ۔

اور اگر اس لام سے پہلے زیر ہو تو لام باریک ہوتا ہے۔ جیسے بِسْمِ اللّٰهِ اور قُلِ اللّٰهُمَّ ۔

اِن دو لاموں کے سوا ہر جگہ اور ہر حالت میں لام باریک ہی ہوتا ہے جیسے مَاوَلّٰھُمْ ، اَنْ لَّآ اِلٰـهَ

سترھواں سبق

راء کو موٹا پڑھنے کے قاعدے

س :- راء کے موٹا اور باریک ہونے کی صورتیں مع مثالیں بیان کریں

ج :- راء بارہ حالتوں میں موٹی ہوتی ہے، تفصیل یہ ہے۔

(۱) راء مفتوحہ غیر مشدّدہ جیسے رَحِیمٌ

(۲) راء مضمومہ غیر مشدّدہ جیسے رُبَمَا

(۳) راء مفتوحہ مشدّدہ جیسے اَلرَّحۡمٰنُ

(۴) راء مضمومہ مشدّدہ جیسے مَرُّوۡا

(۵) راء ساکن ماقبل مفتوح جیسے اَرۡسَلَ

(۶) راء ساکن ماقبل مضموم جیسے یُرۡزَقُوۡنَ

(۷) راء ساکن ماقبل کسرہ عارضی جیسے اِرۡجِعۡ

(۸) راء ساکن ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں جیسے رَبِّ ارۡجِعُوۡنِ

(۹) راء ساکن ماقبل کسرہ مابعد حرف مستعلیہ جیسے قِرۡطَاسٍ، فِرۡقَةٍ، مِرۡصَادٌ اِرۡصَادًا

(۱۰) راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل مفتوح جیسے قَدۡرۡ ٥ (وقف میں)

(۱۱) راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل مضموم جیسے بِکُمُ الۡعُسۡرۡ ط (وقف میں)

(۱۲) راء مضمومہ جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے مُنۡتَصِرُ ٥

فائدہ، سورۂ شعراء میں لفظ فِرۡقٍ کی راء جس طرح چاہو پڑھو، موٹی یا باریک

نوٹ :- روم کے ساتھ وقف کا بیان آگے وقف کے باب میں آئے گا۔

اٹھارھواں سبق

راء کو باریک پڑھنے کی صورتیں

س :- راء کتنی حالتوں میں باریک ہوتی ہے ؟

ج :- سات حالتوں میں راء باریک ہوتی ہے، تفصیل یہ ہے۔

(۱) راء مکسورہ غیر مشدّدہ جیسے رِجَالٌ

(۲) راء مکسورہ مشدّدہ جیسے اَلرِّجَالُ

(۳) راء ساکن ماقبل مکسور جیسے شِرْعَةً

(۴) راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل مکسور جیسے حِجْرٌ (وقف میں)

(۵) راء ساکن ماقبل یاء ساکن جیسے خَيْرٌ قَدِيْرٌ (وقف میں)

(۶) راء اِمالہ کی حالت میں جیسے مَجْرٖىهَا

(۷) وہ زیر والی راء جس پر رَوم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے وَالْفَجْرِ

س :- موٹا اور باریک پڑھنے کا کیا نام ہے ؟

ج :- موٹا پڑھنے کو تفخیم اور باریک پڑھنے کو ترقیق کہتے ہیں۔
اسی طرح موٹا حرف مُفخّم اور باریک مُرقّق کہا جاتا ہے۔

س :- اِمالہ سے کیا مراد ہے اور قرآن میں کتنی جگہ ہے ؟

ج :- اِمالہ کے معنی ہیں جھکانا، یعنی الف کو یاء کی طرف جھکانا، قرآن میں یہ صرف سورۂ ہود میں ایک جگہ ہے مَجْرٖىهَا

انیسواں سبق

الف کی موٹائی اور باریکی

س :- الف کے موٹا اور باریک ہونے کا کیا قاعدہ ہے ؟

ج :- الف ہمیشہ ساکن ماقبل مفتوح ہوتا ہے، اور ہمیشہ لفظ کے درمیان یا آخر میں ہوتا ہے۔ اس سے پہلے زبر والا حرف اگر موٹا ہو تو الف بھی موٹا ہوتا ہے جیسے قَالَ ، رَانَ ، اَللّٰهُ ، شَطَطًا ہ

اور اگر الف سے پہلے زبر والا حرف باریک ہو تو الف بھی باریک ہوگا جیسے کَانَ ، کِتَابٌ ۔

س :- الف سے پہلے آنے والے موٹے حروف کتنے ہو سکتے ہیں

ج :- سات مستعلیہ جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے اور ہمیشہ پر ہی ہوتے ہیں اور دو حرف لام و راء جن میں تفخیم عارضی طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ (ان دونوں کی تفخیم کے قاعدے گزر چکے ہیں) خلاصہ یہ کہ مُفخّم حروف دس ہیں، سات مستعلیہ جن کی تفخیم صفتِ لازمہ ہے اور تین حروف لاؔ ہاؔ جن کی تفخیم عارضی ہے، مگر الف سے پہلے الف نہیں آسکتا اس لیے اِن دس حرفوں میں سے نو ہی الف سے پہلے آسکتے ہیں۔

بیسواں سبق

نون ساکنہ و تنوین میں فرق

س :- نون ساکن و تنوین میں کیا فرق ہے؟

ج :- نون ساکنہ اور تنوین میں تین طرح فرق کیا جا سکتا ہے!

(۱) نون ساکنہ لکھا ہوا ہوتا ہے جیسے اَفَمَنْ، نون تنوین لکھا ہوا نہیں ہوتا بلکہ بطورِ علامت اُس کی جگہ دو زبر یا دو زیر یا دو پیش لکھے جاتے ہیں جیسے اَحَدٌ ، جُزْءًا ، قُرَيْشٍ -

(۲) نون ساکنہ وصل اور وقف دونوں حالتوں میں پڑھا جاتا ہے مثلاً كُنْ نون تنوین صرف وصل میں پڑھا جاتا ہے مگر وقف میں نہیں پڑھا جاتا جیسے اَحَدٌ ٥ کو وقف میں اَحَدْ پڑھیں گے۔

(۳) نون ساکنہ لفظ کے درمیان میں اور آخر میں ہر جگہ آسکتا ہے اَنْعَمْتَ اور كُنْ - مگر نون تنوین ہمیشہ آخر میں ہی ہوتا ہے جیسے كُفُوًا -

اکیسواں سبق

نون ساکنہ وتنوین کے حال

س :- نون ساکنہ اور نون تنوین کے کتنے حال ہیں ؟

ج :- چار حال ہیں، اظہار[۱] - ادغام[۲] - قلب[۳] - اخفا[۴] -

س :- اِن چاروں کی تفصیل کس طرح ہے ؟

ج :- (۱) نون ساکنہ یا تنوین کے بعد اگر کوئی حرف حلقی آئے تو نون ساکنہ ظاہر کرکے بلا غنّہ پڑھتے ہیں، خواہ یہ صورت ایک کلمے میں ہو یا دو میں جیسے اَنْعَمْتَ ، مَنْ اٰمَنَ ، شَيْءٍ عَلِيْم - اِس اظہار کو اظہارِ حلقی کہتے ہیں

(۲) ادغام، اگر نون ساکنہ و تنوین کے بعد یَرْمَلُوْن کے چھ حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام ہوتا ہے یعنی نون کو اِن حرفوں میں اس طرح مِلا کر پڑھتے کہ دونوں ایک ساتھ مشدّد ہوتے ہیں جیسے مِنْ قَالٍ ، بِجِجَارَةٍ مِّنْ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْن -

اِدغام کی دو قسمیں ہیں غُنّہ کے ساتھ یہ چار حروف یَنْمُوْ میں ہوتا ہے اور بلا غُنّہ یہ دو حرف لام و راء میں ہوتا ہے -

نوٹ : سات جگہ یہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا صِنْوَانٌ ، قِنْوَانٌ بُنْيَانٌ ، دُنْيَا ، يٰسٓ وَالْقُرْاٰن ، نٓ وَالْقَلَمِ ، مَنْ سكَرَاقٍ

(۳) قلب ، یعنی نون ساکنہ و تنوین کو میم سے بدل کر غُنّہ اور اخفاء کے ساتھ پڑھنا ، یہ بدلنا اُس وقت ہوتا ہے کہ نون یا تنوین کے بعد با آجائے

خواہ ایک کلمہ میں ہو یا دو میں جیسے سُنۢبُلَتٍ، مِنۢ بَعْدِ، عَلِيمٌۢ بِالظّٰلِمِينَ
(۴) اِخفاء یعنی نون کو بلا تشدید غنّہ کے ساتھ اس طرح پڑھا جائے کہ اس کی آواز اظہار کی طرح صاف نہ سنائی دے۔
یہ اس وقت ہوگا کہ نون ساکنہ و تنوین کے بعد (حروفِ حلقی اور یرملون اور باء کے علاوہ) باقی حرفوں میں سے کوئی حرف آئے خواہ ایک لفظ میں یا دو میں اس کو اخفاءِ حقیقی کہتے ہیں جیسے مِنْ قَبْلِكَ، كُنتم، شَيْءٍ قَدِيرٌ

بائیسواں سبق

میم ساکنہ کے حال

س :- میم ساکنہ کے کتنے حال ہیں؟

ج :میم ساکنہ کے تین۳ حال ہیں۔

(۱) اِدْغام، یعنی میم ساکنہ کے بعد دوسری میم آئے تو دونوں کو ایک ساتھ غنہ کرتے ہوئے مشدّد پڑھیں گے، جیسے وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ

(۲) اخفاء، یعنی میم ساکنہ کے بعد باء آئے تو میم میں غنہ کرتے ہوئے ہونٹوں کی نرمی سے ادا کریں گے جیسے يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ

(۳) اظہار، یعنی اطباقِ شفتین سے بلاغُنّہ میم کو ظاہر کرکے پڑھنا میم اور باء کے علاوہ میم کے بعد جو بھی حرف آئے گا تو میم کو ظاہر کرکے پڑھیں گے جیسے اَنْعَمْتَ کی میم۔ اس کو اظہارِ شفوی کہتے ہیں۔

فائدہ :- نون ساکنہ اور میم ساکنہ کے ایک جیسے حال ہیں بس فرق یہ ہے کہ نون ساکنہ میں قلب بھی ہے لیکن میم میں نہیں باقی تین حال دونوں حرفوں میں ہے۔

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ نون میں اخفاء زیادہ ہے اور میم میں اظہار

تئیسواں سبق

حروفِ غُنّہ ــــ اِخفاء

س :- اِخفاء کی تشریح کریں

ج : اِخفاء کی حقیقت یہ ہے کہ نون و میم کی آواز کو بلا تشدید غُنّہ کے ساتھ اس طرح نکالنا کہ وہ مخرج سے صاف نہ نکلے بلکہ کچھ ادھوری سی ظاہر ہو، اِخفاء کی حالت میں نون و میم کو مُخفَاۃ کہتے ہیں۔

س :- حُروفِ غُنّہ کتنے ہیں ؟

ج :- حرفِ غُنّہ صرف نون اور میم ہی ہو سکتے ہیں اور کسی حرف میں غُنّہ نہیں ہوتا نون تین حالتوں میں اور میم دو حالتوں میں حرفِ غُنّہ ہوتے ہیں۔

نُون کی تفصیل !

(۱) نُون مشدّد جیسے اِنَّ (۲) نُون مُخفَاۃ، یعنی وہ نون جس میں اِخفاء ہو رہا ہو جیسے کُنْتُمْ (۳) یَنْمُوْ کے چار حرفوں میں (غُنّہ کے ساتھ) ادغام جیسے مَنْ یَّشَآءُ، مِنْ مَّآءٍ، مِنْ نَّارٍ۔

میم کی تفصیل !

(۱) میم مُشدّد جیسے ثُمَّ، اَمْ مَّنْ (۲) میم مُخفَاۃ جیسے وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ۔ خُلاصہ یہ کہ حُروفِ غُنّہ پانچ ہیں۔

چوبیسواں سبق

ہمزہ

س :- ہمزہ کی کتنی قسمیں ہیں ؟

ج :- دو قطعیہ ، وصلیہ

قطعیہ ، جو ہر حال میں پڑھا جاتا ہے اور کبھی بھی حذف نہیں ہوتا ___ جیسے اَطْغَیْتُہٗ ، اَلْقِیَا ، اَخْرِجْ ، اَنْذِرْہُمْ ، اَدْعُوْ ___

وصلیہ وہ ہے کہ شروع میں تو پڑھا جائے مگر عبارت کے درمیان میں آئے تو گر جائے جیسے فَانْفَجَرَتْ کہ اصل میں فَاِنْفَجَرَتْ ، اَمِ ارْتَابُوْا کہ اصل میں اَمْ اِرْتَابُوْا ہے ، لَاانْفِصَامَ کہ اصل میں لَا اِنْفِصَامَ ہے۔

س :- وصلیہ و قطعیہ کی پہچان کیا ہے ؟

ج :- (۱) اسموں کے شروع میں اَلْ کا ہمزہ وصلیہ ہوتا ہے جیسے اَلْکَوْثَرُ اَلْحَمْدُ ، اَلَّذِیْ - یہ ہمزہ مفتوح ہوتا ہے۔

(۲) فعل جس کا تیسرا حرف مضموم ہو تو اس کا ہمزۂ وصلی مضموم ہوتا ہے جیسے اُقْتُلُوْا اور اگر تیسرا حرف مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزۂ وصلیہ مکسور ہوتا ہے جیسے اِنْفَجَرَتْ ، اِنْتَهُوْا ، اِنْتِقَامٍ ، اِنْفِصَام۔

(۳) سات اسم ہیں جن کے شروع میں ہمزۂ وصلیہ مکسور ہے۔
اِسْمٌ ، اِبْنٌ ، اِبْنَۃٌ ، اِمْرُؤٌ ، اِمْرَاَۃٌ ، اِثْنَا ، اِثْنَتَا۔

مذکورہ ہمزوں کے سوا تمام ہمزے قطعی ہوتے ہیں (۱) اور فعل کے شروع میں

ہمزۂ مفتوح ہو تو وہ قطعی ہوتا ہے جیسے اَذْهَبْتُمْ۔

(۲) مضارع واحد متکلّم کا ہمزہ ہمیشہ قطعی ہوتا ہے جیسے وَاَعْتَزِلُكُمْ سَاُنْزِلُ۔

نوٹ : چار فعل ہیں کہ اُن میں تیسرے حرف پر پیش ہے، لیکن ہمزۂ وصل مضموم ہونے کی بجائے مکسور ہے۔

(۱) اِمْشُوْا

(۲) اِئْتُوْا

(۳) اِقْضُوْا

(۴) اِبْنُوْا

پچیسواں سبق

لامِ اَلْ

س :- اَلْ کے لام کو اگلے حرف میں ملا کر یا ظاہر کر کے پڑھنے کا کیا نام ہے ؟

ج :- اسم کے شروع میں اَلْ کے لام کو اگلے حرف میں ملا کر پڑھنے کو ادغام اور ظاہر کر کے پڑھنے کو اظہار کہتے ہیں

س :- اظہار کتنے حرفوں میں ہوتا ہے -

ج :- چودہ میں، جن کا مجموعہ اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ ہے، جیسے اَلْغَنِیُّ ، اَلْبَرْقُ ، اَلْهُدٰى ان کو حُروفِ قمریّہ کہتے ہیں۔

س :- ادغام کتنے حرفوں میں ہوتا ہے ؟

ج :- چودہ میں، یعنی وہ باقی حروف جو قمریّہ کے سوا ہیں جیسے اَلشَّمْسُ ، اَلزَّيْتُوْنُ ، اَلثَّوَابُ ، ایسے حرفوں کا نام شمسیّہ ہے -

فائدہ : فعل کے شروع یا درمیان میں جو لام ساکن ہو- اس کو ہمیشہ ظاہر کر کے پڑھیں گے جیسے :- فَانْتَقَمَهٗ ، فَالْتَقَطَهٗ ، جَعَلْنَا ، قُلْنَا-

چھبیسواں سبق

ادغام واظہار

س :- اِدغام کی کیا تعریف ہے؟

ج :- حرفِ ساکن کو حرفِ متحرک میں اِس طرح ملاکر پڑھنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدّد ادا ہوں، پہلے حرف کو مُدغَم، دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

س :- اظہار کی تعریف کریں؟

ج :- حرف کو اُس کے مخرج وصفات کے ساتھ واضح پڑھنا۔

س :- اِدغام کی قسمیں بیان کریں!

ج :- اِدغام کی کل پانچ قسمیں ہیں، تفصیل یہ ہے۔

(۱) ادغام مثلین تام، یعنی مدغم اور مدغم فیہ دونوں ایک ہی حرف ہوں اور یہ ادغام ہمیشہ تام ہی ہوتا ہے: مثلاً اِذْذَّهَبَ، اَنْ نَّعْبُدَ يُدْرِكْكُّمُ۔

(۲) ادغامِ متجانسین تام۔ مدغم اور مدغم فیہ ایک ہی مخرج کے دو حرف ہوں اور پہلے حرف کی کوئی بھی آواز باقی نہ رہی ہو جیسے قَدْ تَّبَيَّنَ۔ اور اِذْ ظَّلَمُوْا۔

(۳) ادغامِ متجانسین ناقص، مدغم اور مدغم فیہ ایک ہی مخرج کے دو حرف ہوں مگر پہلے حرف کی کوئی آواز بھی باقی ہو جیسے بَسَطْتَّ، کہ پہلے حرف طا کی صفت استعلاء باقی ہے۔

نوٹ: طاء کا ادغام تا میں قرآن میں چار جگہ ہوا ہے، بَسَطْتَّ، اَحَطْتُّ مَا فَرَّطْتُّمْ، مَافَرَّطْتُّ اور ادغام متجانسین ناقص کی بس یہی چار مثالیں ہیں اور کوئی نہیں۔

(۴) ادغام متقاربین تام، دو مخرجوں میں پائے جانے والے حرفوں کو اس طرح ملانا کہ پہلے حرف کی کوئی بھی آواز باقی نہ رہے جیسے قُلْ رَّبِّ، اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ۔

(۵) ادغام متقاربین ناقص۔ دو مخرجوں میں پائے جانے والے حرفوں کو اس طرح ملانا کہ پہلے حرف کی کوئی صفت بھی باقی رہے مثلاً مَنْ يَّشَاءُ مِنْ وَّالٍ، نیز اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں بھی ادغام ناقص جائز ہے یعنی قاف کی صفتِ استعلاء باقی رکھتے ہوئے۔

فائدہ :- (۱) مثلین کا پہلا حرف مدہ ہو تو ادغام نہ ہوگا جیسے :- فِىْ يَوْمٍ، قَالُوْا وَهُمْ۔

(۲) حروفِ حلقی میں مثلین کا ادغام تو ہوتا ہے جیسے يُوَجِّهْهُّ، مَالَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ۔ مگر متجانسین یا متقاربین کا ادغام نہیں ہوتا، جیسے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ۔ سَبِّحْهُ، لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

(۳) زیادہ تر ادغام تام ہی ہوتا ہے، ادغام ناقص صرف چار صورتوں میں ہے :

(۱) طاء کا تاء میں جیسے بَسَطْتَّ

(۲) ن کا واؤ میں جیسے مِنْ وَّلِيٍّ

(۳) ن کا یاء میں جیسے اَنْ يَّتَّخِذَ

(۴) ق کا کاف میں جو ایک جگہ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں جواز ہے۔

ستائیسواں سبق

مدِّ فرعی (متصل و منفصل)

س :- مدِّ اصلی و فرعی کا کیا مطلب ہے ؟

ج :- حُروفِ مدّہ کو اُن کی اپنی اصلی اور فطری مقدار میں لمبا کرنا مدِّ اصلی کہلاتا ہے جیسے قَالُوْا میں الف، اور واؤ دَاعِیْ میں یاء۔

اور کسی سبب سے اِن حُروفِ مدّہ کو زیادہ لمبا کرنا مدِّ فرعی کہلاتا ہے جیسے جَآءَ

س :- مدِّ فرعی کے سبب کتنے ہیں ؟

ج :- دو سبب ہیں، ہمزہ، سکونِ اصلی یا عارضی۔

س :- سکونِ اصلی و عارضی میں کیا فرق ہے ؟

ج :- سکونِ اصلی وہ سکون ہے جو ہمیشہ پڑھا جائے، سکونِ عارضی وہ کہ صرف وقف میں پایا جائے۔

س :- سببِ مد ہمزہ ہو تو اس مدِّ فرعی کی کتنی قسمیں ؟

ج :- صرف دو، حرفِ مدّہ کے بعد اسی کلمہ میں ہمزہ ہو جیسے جَآءَ، سُوْٓءٌ، سِیْٓـَٔتْ اِس کو مدِّ متصل کہتے ہیں۔

اور دوسری قسم یہ کہ حرفِ مدّہ کے بعد دوسرے کلمہ کے شروع میں ہمزہ ہو جیسے اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ، قَالُوْٓا اٰمَنَّا، فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ۔ اِس کو مدِّ منفصل کہتے ہیں۔

اٹھائیسواں سبق

مدّ فرعی (مدلازم و عارض)

س :- سکون کے اعتبار سے مدّ کی کتنی قسمیں ہیں ؟

ج :- سکون کے اعتبار سے مدّ کی دو قسمیں ہیں

مدِّ لازم   مدِّ جائز

مدِّ لازم کی پانچ قسمیں ہیں :

(۱) مدِّ لازم کلمی مثقّل ، حرفِ مدّہ کلمہ میں ہو اور اس کے بعد والے حرف پر تشدید ہو جیسے حَآجَّ

(۲) مدِّ لازم کلمی مخفّف ، حرفِ مدّہ کلمہ میں ہو اور اس کے بعد والے حرف پر سکونِ اصلی ہو جیسے آلْئٰن

(۳) مدِّ لازم حرفی مثقّل ، حرفِ مدّہ حروفِ مقطّعات میں ہو اور اس کے بعد والے حرف پر تشدید ہو جیسے الٓمّٓ میں لام

(۴) مدِّ لازم حرفی مخفّف ، حرفِ مدّہ حروفِ مقطّعات میں ہو اور بعد والے پر سکونِ اصلی ہو جیسے الٓمّٓ میں میم

(۵) مدِّ لازم لین ، حرفِ لین کے بعد والے حرف پر سکونِ اصلی ہو اور یہ صرف مقطّعات میں حرفِ عین میں دو جگہ ہے۔ کٓھٰیٰعٓصٓ (مریم) حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ (شوریٰ)

س :- مدِّ جائز کی قسمیں بتلائیے !

ج :- اس کی دو قسمیں ہیں،

(۱) حرفِ مدہ کے بعد سکون عارضی ہو جیسے وقف میں اَلْعٰلَمِیْنَ۝ اس کو مدِّ عارض وقفی کہتے ہیں۔

(۲) حرفِ لین کے بعد سکون عارضی ہو جیسے وقف میں خَوْفٍ ۝ صَیْفِ۝ اس کو مدِّ عارض لین کہتے ہیں۔

نوٹ :- مدِّ لازم کلمی مخفف کی قرآن میں صرف ایک ہی مثال ہے، آلْاٰنَ جو سورۂ یونس میں دو جگہ ہے۔

فائدہ ، حروفِ مقطّعات ، بعض سورتوں کے شروع میں کاٹ کر پڑھے جانے والے حروف کو کہتے ہیں۔

یہ چودہ۱۴ حروف ہیں جن کا مجموعہ ہے نَقَصَ عَسَلُکُمْ حَیٌّ طَاهِرٌ ،

ان میں تین طرح کے حروف ہیں،

(۱) جن میں مدِّ فرعی ہے، یہ آٹھ حرف ہیں نَقَصَ عَسَلُکُمْ

(۲) جن میں مدِّ اصلی ہے، یہ پانچ ہیں حَیٌّ ، طَهُرَ

(۳) جن میں کوئی مدّ نہیں ہے، یہ صرف ایک حرف الف ہے۔

انتیسواں سبق

مدّوں کی مقداریں

س :- مدّوں کی مقداریں بتائیں ؟

ج :- مقداریں تین ہیں

(۱) قَصَر۔ یعنی اصلی مقدار بقدر دو حرکت

(۲) توسُّط ، یعنی درمیانی مقداریں کھینچنا

(۳) طُول ، خُوب لمبا مدّ کرنا

س :- مدّوں کی قسموں میں مقداروں کو واضح کریں

ج :- (۱) مدِّ اصلی میں صرف قصر ہے۔

(۲) مدِّ متّصل و منفصل میں صرف توسُّط ہے

(۳) مدِّ لازم کی چاروں قسموں میں طول ہے

(۴) مدِّ لازم لین میں طُول و توسُّط بہتر ہے ، قصر اچھّا نہیں

(۵) مدِّ عارض وقفی میں طُول بہتر ہے ، پھر توسُّط ، پھر قصر

مدِّ لین عارض میں قصر بہتر ہے ، پھر توسُّط ، پھر طول

س :- طول ، توسُّط ، قصر کی الف کی صورت میں حد بیان کریں

ج :- طُول پانچ الف کے برابر ، توسُّط چار الف کے برابر اور قصر ایک الف کے برابر ہوتا ہے ۔

تیسواں سبق

ھاءِ ضمیر

س :- ہاءِ ضمیر کس کو کہتے ہیں ؟

ج :- عربی کے اعتبار سے یہ واحد مذکر غائب کی ضمیر ہٗ ہوتی ہے بمعنی اُس، مثلاً کِتَابُهٗ (اُس کی کتاب)

س :- اِس ہاء کے کتنے قاعدے ہیں ؟

ج :- دو قاعدے ہیں، ایک اُس کی حرکت کا، دوسرے اُس کو کھینچنے نہ کھینچنے کا

س :- حرکت کا قاعدہ کس طرح ہے ؟

ج :- اُس ھاء سے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو، یا اُس سے پہلا حرف یا ساکنہ ہو، یہ ہاء مکسور ہوتی ہے جیسے فِیْهِ، بِهٖ ورنہ مضموم ہوتی ہے جیسے لَهٗ وَامْرَاَتُهٗ، اَخَاهُ، رَاَیْتُمُوْهُ، اَنْزَلْنٰهُ،

فائدہ : قرآن میں پانچ ہاءِ ضمیر ہیں جو اس قاعدے کے خلاف ہیں، اَرْجِهْ - اَلْقِهْ کہ بجائے مکسور ہونے کے ساکن ہے اور عَلَيْهُ اللّٰهَ اور وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ، کہ مکسور ہونے کی بجائے مضموم ہے، وَيَتَّقْهِ کہ بجائے مضموم ہونے کے مکسور ہے۔

س :- کھینچنے کا کیا قاعدہ ہے ؟

ج :- ہاءِ ضمیر کے پہلے اور بعد والے دونوں حروف اگر متحرک ہوں تو وہ ہاء کھینچ کر پڑھی جائے گی جیسے اِنَّهٗ فِیْ ورنہ بلا کھینچے جیسے مِنْهُ الْاَنْهٰرُ

لَـہٗ الْحَقُّ ۔

فـائـدہ : قرآن میں دو ضمیریں اس قاعدہ کے خلاف آئی ہیں :۔
یَرْضَـہُ لَکُمْ کو کھینچ کر پڑھنا صحیح نہیں اور فِیْہٖ مُھَانًا کہ اس کو
بلا کھینچے پڑھنا صحیح نہیں ۔

فـائـدہ : کھینچ کر پڑھنے کو صِلہ ، اور بغیر کھینچے پڑھنے کو قصر کہتے ہیں ۔

اکتیسواں سبق

اجتماعِ ساکنین (الف)

س:۔ اجتماعِ ساکنَین کا کیا مطلب ہے؟

ج:۔ اجتماعِ ساکنَین کا مطلب ہے دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا

س:۔ اس کے مختصر قاعدے کس طرح ہیں؟

ج:۔ اس کی دو حالتیں ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ دونوں ساکن ایک کلمہ میں ہوں اور پہلا ساکن مدّہ خواہ دوسرا ساکن اصلی ہو جیسے ءآلْٰئٰنَ ، دَآبَّۃٌ اور خواہ دوسرا ساکن عارضی ہو جیسے یَعْلَمُوْنْ ہ تُکَذِّبَانْ ہ قَدِیْرْ ہ دونوں صورتوں میں یہ قسم جائز ہے اس کو اجتماعِ ساکنین علیٰ حدِّہٖ کہتے ہیں۔

(۲) دوسری یہ کہ یہ دو ساکن دو کلموں میں ہوں یعنی پہلا ساکن پہلے کلمے کے آخر میں اور دوسرا ساکن دوسرے کلمے کے شروع میں مثلاً وَاسْتَبَقَا الْبَابَ کہ اصل میں وَاسْتَبَقَا اَلْبَابَ تھا، اَلْبَابَ کے شروع ہمزۂ وصل بھی درمیان کلام میں آنے کی وجہ سے حذف ہو گیا تو دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے، لفظ ہو گیا۔ وَاسْتَبَقَا لْبَابَ۔ یہ اجتماعِ ساکنین ناجائز ہے اِس کو اجتماعِ ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ کہتے ہیں۔

فائدہ: دو ساکنوں کے ایک کلمہ میں جمع ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلا ساکن حرفِ مدّہ نہ ہو۔ مگر یہ صورت ہمیشہ وقف ہی میں ہوتی ہے اور جائز ہے وصل میں نہیں ہوتی جیسے قَدْرْ ہ عُسْرْ ہ ذِکْرْ ہ

1938 ۱ صول

بتیسواں سبق

اجتماعِ ساکنین (ب)

س :- اجتماعِ ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ناجائز ہے تو کیا کرنا چاہیئے ؟

ج :- دو کلموں کے اجتماعِ ساکنین کو ختم کرنے کے یہ طریقے ہیں۔

(۱) اگر پہلا ساکن حرفِ مدّ ہو تو حذف کیا جائے گا جیسے وَاسْتَبَقَا الْبَابَ، فِي الْأَرْضِ۔

(۲) اگر پہلا ساکن میم جمع ہو تو اُس کو ضمّہ دے دیں گے جیسے عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ

(۳) اگر پہلا ساکن واوِ لین جمع ہو تو اُس کو بھی ضمّہ دے دیں گے جیسے: وَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ۔

(۴) اگر پہلا ساکن مِنْ کا نون ہو تو زبر دیں گے جیسے مِنَ النَّاسِ۔

(۵) اگر پہلا ساکن الٓمّٓ کی میم ہو تو بھی زبر دیں گے یعنی الٓمَّ اللّٰهُ پڑھیں گے

(۶) اگر ان میں سے کوئی بھی صورت نہ ہو تو پھر پہلے ساکن کو زیر دیں گے جیسے قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اور اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ۔

فائدہ : ایک کلمہ کے آخر میں تنوین ہو، دوسرے کے شروع میں ہمزۂ وصل ہو تو ہمزۂ وصل حذف ہوگا اور دو ساکن دو کلموں میں جمع ہونے کی صورت پیدا ہو جائے گی، پہلے ساکن یعنی تنوین کو کسرہ دے دیں گے جیسے بِزِينَةِنِ الْكَوَاكِبِ، خَبِيثَةِنِ اجْتُثَّتْ

فائدہ

س :- حرکات کس طرح ادا ہوتی ہیں ؟

ج :- حرکات زیر، زبر، پیش کو کہتے ہیں

زبر، سیدھا منہ کھول کر ادا کرنا چاہیئے جس سے حرف کی آواز کھُل کر نکلتی ہے جیسے بَ، تَ، ثَ

زیر، ہونٹوں کو نیچے کی طرف کو مائل کر کے یاءِ معروف کی سی بُو دے کر ادا کرنا چاہیئے جیسے قِ، لِ، مِ

پیش :- ہونٹوں کو گول کر کے واؤ معروف کی سی آواز سے نکالو جیسے : شُ، طُ، مُ

س :- اِن کی غلط ادائیگی کی کیا صورت ہے ؟

ج :- زبر میں ہونٹوں کو گول کر دینا یا ہونٹوں کو نیچے کی طرف مائل کر دینا دونوں صورتوں میں زبر غلط ادا ہوگا۔

زیر میں، مُنہ کھُل جانے یا ہونٹوں میں گولائی آجانے کی ہر دو صورتوں میں زیر کی ادا صحیح نہ ہوگی۔

پیش میں مُنہ کھل جانے یا ہونٹوں کے نیچے کی طرف مائل ہونے سے پیش صحیح نہ ہوگا۔

س : سکون کا کیا مطلب ہے ؟

ج :- سکون کی ادا یہ ہے کہ حرف میں حرکت کی یا ہلنے کی کیفیت نہ ہونی چاہیئے، اسی لیے اَلْحَمْدُ کے لام کو یا اَنْعَمْتَ کے نون کو ہلانا غلط ہے، البتہ قلقلہ کے حرفوں کو ہلانا چاہیئے۔

س :- تشدید کا کیا مطلب ہے ؟

ج :- تشدید والا حرف دو دفعہ پڑھا جاتا ہے ۔ پہلے ساکن پھر متحرک ، اسی لیے تشدید والے حرف کی ادا میں دو حرفوں کی دیر ہوتی ہے اسی لیے حرف مشدّد پر وقف ہو تو حرف کی ادا میں قدرے دیر ہونی چاہیئے ، کیونکہ مشدّد پہلے ساکن تھا پھر متحرک ، وقف میں یہ متحرک بھی ساکن ہو گیا تو دونوں ساکن ادا کرنے چاہئیں جیسے اَلْمَفَرّْ ۝

نوٹ ۔ زیر اور پیش ہمیشہ باریک ہی ہوتے ہیں اور زبر باریک حرف پر ہو تو باریک ورنہ پُر ہوتا ہے ۔

فائدہ

س :- لَا تَأْمَنَّا کو کس طرح پڑھیں

ج :- لَا تَأْمَنَّا میں جو نون مشدّد ہے ، تشدید کی وجہ سے یہ پہلے ساکن پڑھا جائے گا پھر متحرک ، جس وقت پہلے ساکن پڑھیں تو دونوں ہونٹوں کو گول کر لیں اور ساتھ ہی الف کے برابر غُنّہ بھی کریں کیونکہ مشدّد ہے اور ہر نون مشدّد میں غنّہ ضروری ہے لیکن جب نون کو متحرک پڑھیں تو ہونٹوں میں گولائی بالکل نہ رہے ۔

فائدہ

س :- وہ صاد سے لکھے ہوئے الفاظ کس طرح پڑھے جائیں جن پر چھوٹا سا سین بھی لکھا ہوتا ہے

ج :- یہ الفاظ چار ہیں (۱) وَيَبْصُۜطُ (پارہ ۲ رکوع ۱۶) ———

(۲) بَصْۜطَةً (پارہ ۸ رکوع ۱۶) (۳) اَلْمُصَۜيْطِرُوْنَ (پ ۲۷ رکوع ۴)

(۴) بِمُصَيْطِرٍ (سورۂ غاشیہ) پہلے دو لفظوں میں صرف سین ہی پڑھیں گے نمبر ۳ میں سین صاد دونوں پڑھنا جائز ہے ۔ نمبر ۴ میں صرف صاد پڑھیں گے ۔

تینتیسواں سبق

وقف کس طرح کرے

س :- وقف کا کیا مطلب ہے ؟

ج :- کلمہ کے آخر میں سانس لے کر ٹھیرنا اور کلمہ سے یہ مراد ہے کہ وہ لفظ آگے کسی دوسرے لفظ سے ملا کر نہ لکھا ہو جیسے مِنْکُمْ کہ مِنْ پر وقف نہ کریں گے بلکہ کُمْ پر کریں گے۔

س :- وقف میں کلمہ کے آخری حرف کا کیا نام ہے ؟

ج :- موقوف علیہ

س :- موقوف علیہ پر کس طرح ٹھیرنا چاہیئے ؟

ج :- (۱) اگر موقوف علیہ پہلے ہی سے ساکن ہو تو اُس پر سانس لے کر ٹھیر جانا ہی وقف ہوگا جیسے فَلَا تَنْهَرْ ۝

(۲) موقوف علیہ پر عارضی حرکت ہو جیسے قَالَتِ الْاَعْرَابُ میں تاء پر اگر وقف کرنا ہو تو اُس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تاء کو ساکن پڑھ کر سانس لینے کے لیے ٹھیر جائے۔

(۳) لفظ کے آخر میں گول تاء ہو تو اس کو ساکن ہاء سے بدل کر ٹھیریں گے جیسے حَسَنَةً پر وقف کریں تو پڑھیں گے حَسَنَهْ ۝

(۴) لفظ کے آخر میں گول تاء کے علاوہ کوئی اور حرف ہو اور اُس پر دو زبر کی تنوین ہو تو اُس تنوین کو وقف میں الف سے بدل کر پڑھیں گے، جیسے

نِدَآءً کو وقف میں نِدَآءَا پڑھیں گے۔

(۵) موقوف علیہ پر ایک زبر ہو تو اُسے ساکن پڑھیں جیسے وَقَبَ کو وقف میں وَقَبْ ٥ پڑھیں گے۔

(۶) موقوف علیہ کے نیچے ایک زیر یا دو زیر ہوں جیسے تَاللّٰہِ اور نَعِیْمٍ۔ ایسی صورت میں وقف کے دو طریقے ہیں (۱) وقف بالاسکان (۲) وقف بِالرَّوْم۔ پہلے کا مطلب ہے ساکن پڑھ کر ٹھہرنا، دوسرے کا مطلب ہے موقوف علیہ کی حرکت (زیر) کو آہستہ آواز میں پڑھنا۔

(۷) موقوف علیہ پر ایک پیش یا دو پیش ہو جیسے نَسْتَعِیْنُ ٥ اور عَظِیْمٌ ٥ ایسی صورت میں وقف کے تین طریقے ہیں۔ (۱) وقف بالاسکان (۲) وقف بالرَّوْم (۳) وقف بالاشمام، اشمام کا یہ مطلب ہے کہ حرف کو پڑھنا تو ساکن ہی، مگر ہونٹوں کو اس طرح گول کر دینا جس طرح پیش ادا کرتے وقت ہوتے ہیں۔

چونتیسواں سبق

اسکان، روم، اشمام

س :- اِسکان یا رَوم یا اِشمام کے ساتھ وقف کا کیا طریقہ ہے ؟

ج :- موقوف علیہ (یعنی کلمہ کے آخری حرف) کو ساکن کر کے سانس لیتے ہوئے ٹھیرنا وقف بالاسکان ہوتا ہے۔ یہی طریقہ زیادہ مشہور ہے (۲) موقوف علیہ کی حرکت کو آہستہ پڑھنا وقف بالرّوم کہلاتا ہے جیسے قَدِیْرٌ (۳) پیش والے حرف کو ساکن کر کے پڑھنا اور ساتھ ہی ہونٹوں کو گول کر کے پیش کی طرف اشارہ کرنا۔ یہ وقف بالاشمام ہے۔

فائدہ : وقف بالاسکان ہر حرکت میں ہوتا ہے، وقف بالرّوم صرف زیر اور پیش میں ہوتا ہے، وقف بالاشمام صرف پیش میں ہوتا ہے۔

فائدہ : وقف کا بہت بڑا اُصول یہ ہے کہ رسم الخط کے تابع ہوتا ہے یعنی لفظ جس طرح لکھا ہوا ہو وقف میں اسی طرح پڑھیں گے اسی لیے گول تاء کو ہاء سے بدلتے ہیں، دو زبر کی تنوین کو الف سے بدلتے ہیں کیونکہ الف لکھا ہوتا ہے جیسے عَلِیْمًا ہ اُلٹا پیش یا کھڑا زبر یا کھڑی زیر کو وقف میں نہیں پڑھا جاتا۔ کیونکہ حرکات و سکنات رسم الخط سے خارج ہیں اُن کی لکھائی کا وقف میں اعتبار نہیں۔

فائدہ : س :- رَوم و اشمام کہاں جائز نہیں ؟

ج :- حرکتِ[۱] عارضی اور گول تاء[۲] پر وقف بالرّوم یا بالاشمام جائز نہیں۔

پینتیسواں سبق

وقف کا معنی سے تعلق

س :- وقف کس جگہ کرنا چاہیئے ؟

ج :- وقف کے معنی سانس لے کر ٹھیرنا -

چونکہ سانس سے وقف کا خاص تعلق ہے - اِس لیے وقف کی دو قسمیں ہوئیں -

وقفِ[۱] اختیاری ، وقفِ[۲] اضطراری

(۱) معانی پر نظر رکھ کر پڑھے کہ بات جہاں ختم ہو وہاں ٹھیرے تو یہ وقف اختیاری کہلائے گا -

(۲) لیکن اگر ایسی جگہ وقف کرے کہ بات تو ابھی پوری نہ ہوئی تھی کہ سانس میں تنگی ہونے کی وجہ سے کلمہ کے آخر میں ٹھیرا تو وقف اضطراری ہو گا -

چھتیسواں سبق

کہاں وقف کرے؟

س :- وقف کرنا ہو تو کس جگہ ٹھہرے؟

ج :- بہتر یہ ہے کہ جہاں بات پوری ہو وہاں ٹھہرے بات پوری ہونے کے تین درجے ہوتے ہیں۔

(۱) جہاں مضمون ختم ہو جائے، اُس جگہ ٹھہرنا وقفِ تام ہے۔ جیسے وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ط

(۲) جہاں جملہ تو ختم ہوا ہو مگر مضمون ابھی ختم نہ ہوا ہو، وہ وقف کافی ہے جیسے وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ہ

(۳) مضمون یا جملہ ختم تو نہیں ہوا مگر جملہ کے درمیان کہیں ایسی جگہ ٹھیرا کہ بات کا کچھ مطلب سمجھ میں آجائے یہ وقفِ حسن ہے جیسے بِسْمِ اللّٰہِ ہ

س :- وقف کیا مگر بات کچھ بھی سمجھ میں نہیں آئی تو اس وقف کا کیا نام ہے؟

ج :- اس کو وقفِ قبیح کہتے ہیں جیسے سورۂ فاتحہ میں اِیَّاکَ پر وقف کرے۔

سینتیسواں سبق

رموز

س :- معنی معلوم نہ ہوں تو کیا کرے ؟

ج :- بہتر یہ ہے کہ وقف کی رُموز یعنی علامتوں پر ٹھہرے۔ رُموز یہ ہیں،

ہ - م - ط - ج - ز

س :- وقف کے بعد پیچھے سے دُہرائیں یا آگے ابتدا کریں ؟

ج :- اُوپر ذکر کی گئی پانچ علامتوں پر ٹھہرے تو دُہرائے نہیں آگے بڑھے۔

اور اگر کوئی علامت نہ ہو یا لآ ہو تو پیچھے سے لوٹا کر پڑھنا چاہیئے !

اڑتیسواں سبق

کچھ ضروری مسائل

س ۔ سکتہ سے کیا مراد ہے اور یہ کتنی جگہ ہے؟

ج ۔ قرآن میں سکتہ چار جگہ ہے (۱) سورۂ کہف کے شروع میں وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا سکتہ قَيِّمًا (۲) سورۂ یٰسٓ رکوع ۴ میں مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتہ هٰذَا (۳) سورۂ قیامہ میں مَنْ سکتہ رَاقٍ (۴) سورۂ مطففین میں كَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ ۔

سکتہ کا مطلب یہ ہے کہ وہاں سانس لئے بغیر ذرا رک جاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ سکتہ کا حکم وقف ہی کا سا ہے بس فرق یہ ہے کہ وقف میں آخرِ کلمہ کو ساکن کر کے سانس لے کر ٹھیر جاتے ہیں اور سکتہ میں سانس نہیں لیتے، لہٰذا سورۂ کہف والی جگہ میں سکتہ اس طرح کرے کہ عِوَجًا دو زبر کی تنوین کو الف سے بدل دے، اسی طرح مَنْ رَاقٍ میں مَنْ کے نون کو ساکن پڑھ کر سکتہ کرے آگے رَاقٍ میں نہ ملائے، اور یہی صورت بَلْ رَانَ میں سمجھیے پہلے دو موقعوں میں وقف کرنا بھی صحیح ہے، اسی لئے وقف کی رمزیں بھی بنی ہوئی ہیں۔

س ۔ قرآن مجید میں وہ کونسے کلمات ہیں جن کے آخر میں لکھا ہوا الف، وصل میں تو نہیں، مگر وقف میں پڑھا جاتا ہے؟

ج ۔ ایسے کلمات سات ہیں۔ اَنَا جہاں بھی ہو، لٰكِنَّا سورۂ کہف رکوع ۵ میں، الظُّنُوْنَا سورۂ احزاب رکوع ۲ میں، الرَّسُوْلَا اور السَّبِيْلَا سورہ احزاب رکوع ۸ میں۔

سَلٰسِلَا اور پہلا لفظ قَوَارِيْرَا ۔ سورۂ دہر رکوع ا ہیں ،

نوٹ ۔ اَنَا مِثْلُ ۔ اَنَا سَمِعَ ۔ اَنَا بَ ۔ اَنَابُوْا ۔ لِلّٰہِ وَمَا مِیں الف ہمیشہ پڑھا جائے گا ۔

س ۔ قرآن مجید میں کوئی ایسا لفظ ہے ، جس کو وقف میں دو طرح پڑھنا صحیح ہو ؟

ج ۔ صرف دو لفظ ہیں ، فَمَآ اٰتٰىنِۦَ سورۂ نمل رکوع ۳ میں ۔ کہ فَمَآ اٰتٰىنْ (بحذفِ یاء) اور فَمَآ اٰتٰىنِیْ (باثباتِ یاء) دونوں طرح وقف صحیح ہے ۔ اور سَلٰسِلَا سورۂ دہر میں کہ وقف میں سَلٰسِلْ (بحذفِ الف) اور سَلٰسِلَا (باثبات الف) دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے ۔

س ۔ وہ کلمات بتلایئے جن کے آخر میں الف اگرچہ بنا ہوا ہے ، مگر وصل اور وقف کسی حال میں اس کو پڑھنا صحیح نہیں ؟

ج ۔ ایسے کلمات نو ہیں اَوْ یَعْفُوَا سورۂ بقرہ رکوع ۳۱ ۔ اَنْ تَبُوْٓءَا سورۂ مائدہ رکوع ۵ ۔ لِتَتْلُوَا سورۂ رعد رکوع ۴ ۔ لَنْ نَّدْعُوَا سورۂ کہف رکوع ۲ ۔ لِیَرْبُوَا سورۂ روم رکوع ۴ ۔ لِیَبْلُوَا سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکوع ۱ ۔ نَبْلُوَا سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکوع ۴ ۔ ثَمُوْدَا سورۂ ہود ، فرقان ، عنکبوت اور نجم میں ۔ دوسرا قَوَارِیْرَا سورہ دہر میں ۔

س ۔ وہ کلمات بتلایئے جن کے درمیان میں الف لکھا ہوا ہے ، مگر زائد ہے یعنی پڑھا نہیں جاتا ،

ج ۔ سورہ آل عمران میں لَاْ اِلَى اللّٰہِ ، سورۂ توبہ میں وَلَاْ اَوْضَعُوْا ، سورۂ نمل میں لَاْ اَذْبَحَنَّهٗ ، وَالصّٰٓفّٰتِ میں لَاْ اِلَى الْجَحِیْمِ ،

نیز آل عمران میں اَفَا۟ئِنْ ، اور متعدد جگہ مَلَا۟ئِہٖ اور سورہ یونس میں
مَلَا۟ئِہِمْ اور سورہ کہف میں لِشَا۟یْءٍ اسی طرح مِنْ نَّبَا۟ئِ۔
اور سورۂ فجر وغیرہ میں وَجِا۟یْءَ اور مِا۟ئَۃٌ وَمِا۟ئَتَیْنِ جہاں بھی ہوں۔
س۔ کوئی ایسا لفظ جس کو روایت حفص میں دو طرح پڑھنا صحیح ہو، وصل و
وقف دونوں میں؟
ج۔ سورہ روم رکوع ۶ میں ضُعْفٍ دو جگہ اور ضُعْفًا ایک جگہ۔
ان تینوں میں ضاد کا ضمّہ اور فتحہ دونوں پڑھنا جائز ہے۔

اُنتالیسواں سبق

مُختلف مُعلومات

س۔ مقطوع و موصول اور تاء طویلہ و مُدوّرہ کی تشریح کریں
ج۔ کلمات علیحدہ علیحدہ لکھے ہوئے ہوں تو مقطوع ہیں، ہر ایک کے آخر میں
وقف صحیح ہے مثلاً فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ نساء رکوع ۱۱۔ اور مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ
کہف رکوع ۶ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ فرقان رکوع ۱۔
فَمَالِ الَّذِيْنَ معارج چار جگہوں میں ل کو جو حرف جار ہے،
مجرور سے علیحدہ لکھا ہے، رسم الخط کی اتباع میں لام پر وقف جائز ہے اور
ملا کر لکھے ہوئے کلمات میں جن کو موصول کہتے ہیں، صرف دوسرے کلمے پر وقف
کریں گے مثلاً دَعَوُهُمْ میں هُمْ پر وقف کیا جائے گا دَعَوُ
پر نہیں۔
آخر اسماء میں تاء تانیث قرآن مجید میں اکثر تو مُدوّر بشکل ۃ ہی لکھی گئی ہے،

مگر کہیں کہیں طویل بھی لکھی گئی ہے ، دونوں صورتوں میں وقف رسم الخط کے تابع ہوگا ، یعنی گول تاء ھا سے بدل جائے گی اور لمبی تاء ہی پڑھی جائے گی مثلاً إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ میں۔

س۔ عیوب تلاوت کیا ہیں ۔

ج ۔ عیوب تلاوت جن سے بچنا ضروری ہے ، یہ ہیں ۔

تطریب ، مدّ اصلی کو زیادہ لمبا کرنا

ترعید۔ بغیر لطافت کے گرجدار آواز میں پڑھنا

تطنین ۔ ناک میں پڑھنا

ترقیص ۔ حرف کو ساکن پڑھکر پھر حرکت پڑھنا مثلاً اَنْ هَدَيْنَا

عنعنہ ۔ ہمزہ میں عین کی آواز ملانا یا اس کے برعکس

زُکْرَۃُ ۔ اظہار کی جگہ ادغام کرنا مثلاً فاصفح عنهم میں

وُثْبَہْ ۔ پہلا لفظ مکمل کئے بغیر دوسرا شروع کر دینا۔

تمطیط ۔ حرکات لمبی کرنا

ہمہمہ ۔ حرف مخفف کو مشدد یا برعکس ۔

چالیسواں سبق

آدابِ تلاوت

بعد آداب تعلم و تعلیم قرآن مجید و تلاوت و دعائے ختم وغیرہ ہیں - یوں تو بہت آداب ہیں مگر بعض ضروری چیزیں لکھی جاتی ہیں - تصحیح مخارج و صفات حروف خوش آوازی، فہم معانی، عمل - اخلاص - وضو، مسواک، خوشبو لگانا، جمائی کے وقت ٹھہر جانا، طہارت و صفائی مکان بازار اور مجمع سفہا میں نہ پڑھنا ہنسنے سے اور درمیانِ قرأت کے اجنبی بات سے اجتناب کرنا، عمدہ کپڑے پہننا، قبلہ رُخ بیٹھنا سکون وقار سے سرنگوں ہو بیٹھنا، قبل قرأت اعوذ، بسم اللہ پڑھنا، بین السر والجہر پڑھنا اوامر و نواہی میں تامل کرنا اور دل سے قبول کرنا اپنی تقصیرات پر استغفار کرنا جب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک آوے درود پڑھنا، آیت رحمت پر خوش ہونا، اور دعا مانگنا، آیت عذاب پر ڈرنا پناہ مانگنا - آیت تنزیہ پر تنزیہ کرنا، آیت دعا پر تضرع کرنا - والتین کے آخر میں کہنا بلیٰ وانا علیٰ ذالک من الشّاھدین سورۃ قیامت کے آخر میں بلیٰ کہنا - سورہ مرسلات کے آخر میں اٰمنّا باللہ کہنا فبای اٰلاء ربکما تکذبان پر ولا بشیٍٔ من نعمك ربنا نکذب فلك الحمد کہنا، سورۃ ملک کے آخر میں اللہ رب العٰلمین پڑھنا، والضحیٰ سے آخر قرآن تک ہر سورۃ کے ختم پر تکبیر کہنا - جب کفار کا مقولہ آوے پست آواز سے پڑھنا، رونا یا غم وعید یاد کر کے رونا، آیت سجدہ پر سجدہ کرنا، سننے والوں کو بات قطع کر دینا - جب پڑھ چکے یوں کہنا صدق اللہ العظیم